شب برات

قاضی اطہر مبارکپوری اعظمی

شائع شدہ

منجانب جمعیۃ علماء ہند صوبہ بمبئی

جمعیۃ وطنی [illegible] ۳ سے چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"ماہِ شعبان اور شبِ براءت"

ایک سچے، باعمل مسلمان کے لئے سال کے پورے دن عمل و برکت کی حیثیت سے برابر ہیں، اس کے نیک کاموں کا پھل کسی دن یا رات میں کم نہ ملے گا، البتہ سال کے کچھ لیل و نہار ایسے ضرور ہیں جن میں نیک اعمال ہزاروں درجہ اوپر چڑھ جاتے ہیں، اور ان میں خدائے رب العالمین کی لاانتہا برکتوں کا ظہور ہوتا ہے، جیسے ایام تشریق، یوم عاشوراء، یوم جمعہ، اور جیسے "شب براءت"، شب قدر، اور لیالی عشر ذی الحجہ۔

اس مختصر سے مضمون میں وقت اور موقع کی مناسبت سے ہم نصف شعبان کی مبارک رات "شب براءت" کے متعلق چند احادیث کا ترجمہ پیش کرتے ہیں، جو درحقیقت "شب براءت" کے فضائل میں بہترین چیز ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق

قاضی اطہر مبارکپوری، ۱۰ شعبان ۱۳۷۶ھ

عبادت میں ماہ شعبان کی اہمیت

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے علاوہ اور کسی مہینہ میں روزے اس قدر اہتمام نہیں فرماتے تھے، اور آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے اور فرماتے کہ "جتنے کی تم میں طاقت ہو اتنا کرو، اس لئے جب تک تم لوگ (اعمال کرنے سے) نہیں گھبراتے، خدائے تعالیٰ (دینے سے) نہیں گھبراتا"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک میں بہترین نماز وہی ہوتی جسے ایک حال پر ہمیشہ ادا کیا جا سکتا، ایسی دائمی نماز رکعات کے لحاظ سے چاہے کم ہو، جب آپ کوئی نماز بطور نفل کے شروع فرما دیتے تو اسے ہمیشہ نباہ دیتے تھے۔ (کنز العمال ج ۴ ص ۳۱۱)

"پورے مہینے کے روزے"

(۱) نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک شعبان کا مہینہ سب مہینوں سے زیادہ محبوب تھا آپ شعبان کے پورے روزے رکھ کر رمضان سے ملا دیتے۔ (ایضاً)

حضرت عائشہ رض کی تنبیہ

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رض سے ایک عورت نے برسبیل تذکرہ
کہا کہ میں ماہ رجب میں روزے رکھا کرتی ہوں یہ سنکر آپ نے
فرمایا، اگر تمہیں روزے رکھنے ہی تھے تو شعبان میں رکھا کرو
اس میں فضیلت زیادہ ہے (کنز العمال ج ۴ ص ۳۲۱)

حضرت ام سلمہ رض کی روایت

جیسا کہ حضرت عائشہ رض کی روایت میں گذر چکا ہے کہ آنحضرت
شعبان کے روزے رمضان کے روزوں سے ملاتے تھے حضرت
ام سلمہ رض نے بھی یہی بیان فرمایا ہے (" ")

حضرت اسامہ رض کا ایک سوال اور دربار نبوت سے جواب

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ
عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جس اہتمام سے آپ شعبان کے روزے
رکھتے ہیں دیکھتا ہوں کہ نفلی روزوں کے کسی اور مہینے میں وہ اہتمام نہیں فرماتے
ہیں۔ یہ سنکر آپ نے فرمایا، اسامہ! بات یہ ہے کہ یہ

بڑا مہینہ ہے لوگ رجب اور رمضان کے درمیان میں
ہونے کی وجہ سے اس سے غفلت برتتے ہیں، حالانکہ اسکی
عظمت یہ ہے کہ بندوں کے اعمال اس میں رب العالمین
کی جناب میں پہونچائے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ
میرا عمل خدا کے دربار میں ایسی حالت میں پیش ہو کہ میں
روزہ سے رہوں۔ (کنز العمال ج ۴ ص ۳۲۱)

فضائلِ شبِ برأت

اوپر کی چند احادیث تو شعبان کے مہینے اور اس روزہ
رکھنے کی فضیلت کے بیان میں تھیں، اب کچھ حدیثیں
شبِ نصف شعبان کے سلسلے میں درج کی جاتی ہیں
دین کی باریک سے باریک حقیقتوں کو احادیث نبویہ کے جن سادہ
الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے، ان ہی کا حصہ ہے، معقولیت
پسندی کی جبین کو اس در پر آکر تسلیم و رضا کے علاوہ کوئی چارہ

"بے شمار بندوں کی مغفرت"

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ایک رات (یعنی شب برات میں)
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے حجرے سے باہر تشریف لے گئے،
میں نے پتہ لگایا تو آپ بقیع (قبرستان) میں موجود تھے
آپ نے فرمایا عائشہ! تم کیا ڈر رہی تھیں کہ اللہ اور اس کے رسول تم
پر کوئی بلا نازل کر دیں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
میں نے سمجھا کہ آپ ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس تشریف
فرما ہیں، آپ نے فرمایا (یہ بات نہیں ہے بلکہ) اللہ تعالیٰ نصف
شعبان کی شب میں آسمان دنیا پر تشریف فرما ہوتا ہے اور بنو کلب
جو بکری پالنے میں بہت مشہور ہے کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ
لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

"سال کے فیصلے اس رات میں ہوتے ہیں"

ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض سے دریافت فرمایا
عائشہ! اس رات کے متعلق تمہیں کچھ خبر بھی ہے؟ میں نے کہا اس
میں کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا، جو بنی آدم اس سال میں پیدا ہونے

ہونے والا ہے، اسکی پیدائش اسی رات میں لکھی جاتی ہے، اس سال جتنے لوگ مرنے والے ہیں، سب کی موت لکھی جاتی ہے، اسی رات میں لوگوں کے اعمال اوپر پہنچائے جاتے ہیں، اور اسی میں ان کا رزق اتار دیا جاتا ہے،

(بیہقی فی الدعوات الکبیر)

"اللہ مشرک اور کینہ ور کی مغفرت نہیں"

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نصف شعبان کی رات کو تشریف فرما ہوتا ہے اور اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرماتا ہے، مگر مشرک اور کینہ ور کی بخشش نہیں فرماتا، مسند امام احمد میں ہے کسی قتل کرنے والے کی بھی مغفرت نہیں ہوتی (ابن ماجہ مسند احمد)

"دن میں روزہ رکھو"

۲۱

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان کی رات آئے تو رات کو کھڑے ہوکر نماز پڑھو

اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں
آفتاب ڈوبتے ہی تشریف لاتا ہے اور آسمانِ دنیا سے فرماتا ہے
کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی
روزی کا خواہاں ہے کہ میں اسے روزی عطا کروں؟ کیا کوئی
گرفتار بلا ہے کہ میں اسے نجات دوں؟ اسی طرح ہر قسم
کے لوگوں کا نام لیکر رحمت باری تعالیٰ پکارتی ہے۔ اور یہ
فیض و کرم طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے (ابن ماجہ)

مسلمانو! ماہِ نو زندگی کا پیام خدا کی نوازشات ساتھ لاتا ہے اور
ہر موجودہ زندگی کو زیب پیغام دیتا ہے نہیں جو خدا بنتی ہی
انکی پکار پر لبیک کہو۔ اپنی زندگی شکر وقت مانگو
اور درد مند آنسو استقبال کے لئے آمادہ ہو۔
شب برات میں عبادت کرو اور دوسرے دن روزہ رکھو
رسوم و خرافات سے بچو۔ اور دین کے سچے پیرو بنو۔

تمت بالخیر